بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اللّٰہ کے پیاری بندے کی یہ ذریت نشان ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ **الفضل** قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ھش | ۱۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام صحت اچھی ہے۔ لیکن ضعف بہت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب چند دنوں کے لئے بغرض تبدیل آب و ہوا ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔

افسوس ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے برادر اکبر بابو محمد حسن صاحب فیروز پوری آج صبح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

دنیا میں قیام امن و اطمینان کی ایک ہی صورت

امریکہ کے سرکاری محکمہ اطلاعات نے "دنیا جنگ کے بعد" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں "جنگ کے بعد دنیا کی صورت اور حالت کیا ہوگی" کے جواب میں امریکہ کے بڑے بڑے لیڈروں اور سیاستدانوں کے بیانات درج کئے گئے ہیں۔ ان تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ ڈیڑھ سو برس سے دنیا میں جو کشمکش جاری ہے اور جو انقلابات وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں۔ ان کی ایک ہی وجہ ہے۔ اور وہ "افلاس" ہے یعنی "ضروریات زندگی سے عوام کی محرومی"!!

اس کے بعد یہ بتاتے ہوئے کہ اتحادی حکومتیں دنیا سے اس وجہ کو دور کرنا چاہتی ہیں۔ کہا گیا ہے۔ کہ "ابھی سے انہوں نے پروگرام تجویز کر لیا ہے۔ اس پروگرام کے بدولت جنگ کے بعد دنیا میں بے کاری نہیں ہوگی۔ کام کرنے کے قابل ہر شخص کو اس کی قابلیت اور رجحان کے مطابق کام مہیا ہوگا۔ ہر شخص کو زندگی کی آسائشیں اس کی ضروریات سے کم نہیں بلکہ کافی سے زیادہ میسر ہوں گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ محنت اور مشقت کے باوجود وہ افلاس کا شکار اور زندگی کی آسائشوں سے محروم رہے"!

ان خوشکن امیدوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ "صرف اسی صورت میں ایک شخص اپنے ہمسایہ اور ایک قوم اپنی ہمسایہ قوم کی دستبرد سے محفوظ رہ سکتی ہے اور دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے"! پھر اس نظریہ کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ کہ "دنیا میں جرائم اور مصیبتوں کی جڑ افلاس ہے۔ جب ایک شخص کوشش کے باوجود کام حاصل نہیں کر سکتا۔ اور بے کار رہتا ہے۔ تو اس کا دماغ ضروریات حاصل کرنے کے طریقے سوچتا ہے۔ یا جب ایک شخص یہ دیکھتا ہے۔ کہ شدید محنت اور مشقت کے باوجود وہ آسائشیں اور آرام تو درکنار اپنی ضروریات سے بھی محروم ہے اسے پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ مگر اس کے برعکس اس کا ہمسایہ جو بہت کم محنت کرتا ہے۔ مگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہے۔ اور اسے عیش و عشرت کی تمام چیزیں میسر ہیں۔ تو وہ دنیا کے ان تمام طریقوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایسے نظام کو بدل دینا چاہتا ہے جس میں اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا اور اسے اس کی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا"!!

غرض امریکہ کے تمام لیڈروں نے دنیا میں بے اطمینانی۔ جنگ و جدال اور انقلابات آنے کی ایک ہی وجہ بتائی ہے۔ جو افلاس اور تنگدستی ہے۔ اور اسی کو دور کر دینا ہر قسم کا امن و اطمینان لانے کا موجب خیال کیا جا رہا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ کہنے والوں کی نگاہیں مادی اسباب تک محدود ہو کر رہ گئیں اور اپنے خیالات کے خلاف ثابت شدہ حقائق کے ہوتے ہوئے بھی مادیات سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ بے شک دنیا میں لڑائی جھگڑے۔ فتنہ فساد۔ بے اطمینانی۔ اور ابتری پھیلانے کا باعث افلاس اور تنگ دستی بھی ہے۔ مگر صرف یہی ہے یہ درست نہیں۔ موجودہ جنگ جو دنیا کی تباہی و بربادی کے لحاظ سے اپنی مثال نہیں رکھتی۔ اس کا بانی مبانی ہٹلر کو قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح موجودہ جنگ کو اور زیادہ تباہ کن بنانے اور طول دینے کا ذمہ دار جاپانی قوم کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ مگر کیا ہٹلر اور اس کی قوم نے اس لئے جنگ شروع کی۔ کہ وہ ضروریات زندگی سے محروم تھی بے کار تھی۔ پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں تھا۔ آرام و آسائش حاصل نہ تھی لیکن اس کے برعکس اس کی ہمسایہ قوم پول کے پاس دولت کی فراوانی تھی۔ اور اسے عیش و عشرت کی تمام چیزیں میسر تھیں۔ اسی طرح کیا جاپان اپنی مفلسی اور محرومی کی وجہ سے چین پر حملہ آور ہوا۔ اور پھر اس نے اتحادیوں کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ نہیں۔ بلکہ اس کی اصل وجہ وہی لالچ اور حرص ہے۔ جو دنیوی عیش و آرام۔ آسائش و سہولت کے اسباب اور ذرائع کے بڑھنے سے ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اور زیادہ بڑھتی ہے اور جو لوگ اس کا شکار ہوں وہ اپنے پاس سب کچھ رکھتے ہوئے کسی اور کے پاس کچھ تھوڑا سا ہونا بھی گوارا نہیں کرتے۔ دوسروں پر ظلم و ستم کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور جنگ و جدال شروع کر دیتے ہیں۔ پس جہاں یہ ناممکن ہے۔ کہ مادی جد و جہد کے ذریعہ کوئی ایسا انتظام ہو سکے کہ تمام انسانوں کی نہ صرف ضروریات زندگی ان کے منشا کے مطابق پوری کی جا سکیں۔ بلکہ ان کی خواہش کے مطابق سامان عیش و آرام بھی مہیا کئے جا سکیں۔ وہاں یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ ان کے دلوں کو اطمینان اور تسلی دی جا سکے۔ ان کو جنگ و جدال سے باز رکھا جا سکے۔ اور ان کو انقلاب پیدا کرنے سے روکا جا سکے۔ اس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کو خدائے واحد کا پرستار بنایا جائے۔ تا کہ انسان کا مقصد اس دنیا میں کھانا پینا اور عیش و آرام کرنا نہ سمجھا جائے بلکہ اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کرنا ہو۔ پھر اس کے احکام پر چلنا۔ اس کی مخلوق کے ساتھ نیکی محبت اور اخلاق سے پیش آنا۔ لالچ اور حرص سے دور رہنا کسی پر ظلم و ستم نہ کرنا کسی کا حق نہ مارنا۔ غرضیکہ خدا کی خوشنودی اور رضا کے خلاف کوئی کام نہ کرنا ہر شخص اپنا فرض سمجھے۔ اسے خود اطمینان قلب حاصل ہو اور وہ دوسروں کے لئے بے اطمینانی کا موجب نہ بنے۔ اسلام نے اس طرف دنیا کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب خبردار صرف اللہ کے ذکر یعنی یاد الٰہی سے ہی دل تسلی پاتے ہیں۔ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت طوبیٰ لھم وحسن مآب۔ دلی اطمینان اور تسلی انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس دنیا میں بھی خوشخبری ہے یعنی وہ آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کریں گے۔ اور مرنے کے بعد بھی ان کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ پس دنیا میں امن اور اطمینان پیدا کرنے کے خواہش مندوں کو چاہیئے کہ بے شک مادی اسباب اور ذرائع سے بھی کام لیں لیکن سب سے مقدم اپنے خالق و مالک پر ایمان لانا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ضروری قرار دیں تا کہ دنیا میں حقیقی امن و اطمینان پیدا ہو۔ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ اور کوئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تنازعات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ضروری ہدایات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دفتر ہٰذا میں بعض ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ پبلک کو ان سے آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

(۱) مکانات کے مقدمات جو آج کل موصول ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق حضور نے فرمایا۔ "یہ مقدمات سرسری ہیں۔ باقاعدہ مقدمات نہیں ہیں۔ ان میں گواہیوں کے لئے بھی مہلت نہیں دینی چاہیئے۔ ورنہ اصل غرض فوت ہو جاتی ہے۔"

(۲) انتقال مقدمات کے متعلق فرمایا۔

"آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک صریح بددیانتی قاضی کی ثابت نہ ہو ہمارے قضا میں مقدمہ کسی قاضی سے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ اور اسی صورت میں اس قسم کی درخواست کا فیصلہ تبدیلی مقدمہ کی صورت میں کیا جا سکے گا۔ جبکہ قضاء و مرافعہ ثابت شدہ طرفداری یا بددیانتی کا الزام قاضی پر لگائے۔ اس صورت میں ضروری ہوگا۔ کہ فوراً اس قاضی کو معطل کیا جائے۔ اور اس کے خلاف کیس چلایا جائے۔

دوسرا قاعدہ یہ بنایا جائے۔ کہ کوئی قاضی کسی درخواست کو قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کا عذر اس مقدمہ کے بارہ میں غور کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ اسے بے تعلق سمجھے یا ناجائز سمجھے۔ لیکن اس پر اسے اپنا فیصلہ تحریری لکھنا ہوگا۔ ایسے کاغذات اپیل کے بعد تلف کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص دوران مقدمہ میں اس قسم کی تحریر سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ تو ناظم قضا کو چاہیئے۔ کہ فوراً بورڈ کے سامنے معاملہ پیش کرے۔ جس کے بعد ان کی اجازت سے ایسے کاغذات کو تلف کیا جا سکے گا۔ ایسے کاغذات جن کے متعلق قاضی فیصلہ کرے۔ کہ فیصلہ میں ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ان کی مصدقہ نقل بھی نہیں دی جائے گی۔"

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ

یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق ضروری اعلان

امسال ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے۔ تمام احمدی جماعتوں سے توقع ہے۔ کہ ملک کی فضا کو درست کرنے اور ہندوستان کی مختلف قوموں میں سلسلہ اتحاد استوار کرنے کے لئے پورے انتظام کے ساتھ اور تیاری کے ساتھ اس دن کے جلسوں کو کامیاب بنائیں۔ ان جلسوں کی جو ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ اس سے زیادہ پہلے نہ تھی۔ اس لئے ان کے انتظامات بھی زیادہ اہتمام سے کئے جائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع انشاء اللہ امسال ماہ اکتوبر (اخاء) میں دسہرے کی تعطیلات میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کرنا ہر خادم کا فرض ہے۔ تفصیلی پروگرام اور معین تاریخوں کا اعلان انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائے گا۔ تمام قائدین کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ خدام کو اس اہم اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ
(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی برکت علی صاحب لائق کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے جماعت احمدیہ لدھیانہ کا امیر مقرر فرمایا ہے (۲) نیز چودھری شاہ نواز صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی رخصت کے سلسلہ میں بابو قاسم الدین صاحب کلرک ڈپٹی کمشنرز آفس کو ماہ ستمبر کے لئے قائمقام امیر منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

امام الصلوٰۃ کی ضرورت
جماعت احمدیہ بھڑوہ کے لئے ایک ایسے امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ جو شرعی امور سے واقف اور سلسلہ احمدیہ سے دلی تعلق رکھتا ہو۔ تبلیغ احمدیت کا جوش رکھتا ہو۔ اور اصلاحی امور میں جماعت کی تربیت کا اہل ہو۔ مقامی جماعت کی طرف سے ایسے صاحب کو علاوہ رہائشی مکان خوراک اور لباس کے دو ماتی غلہ سالانہ بطور امداد ملے گا۔ جو صاحب اس خدمت کے لئے تیار ہوں وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ چودھری سردار خان سفید پوش سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھڑوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

شکریہ احباب
میں تمام ان احباب کا جنہوں نے مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نواسہ (جو میرا پوتا تھا) کی وفات پر مجھ سے بذریعہ خطوط تار یا ٹیلیفون اظہار افسوس کیا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خاکسار مرزا عطار اللہ گورنمنٹ پنشنر

درخواست ہائے دعا
(۱) منظور الٰہی صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ملتان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ دمہ و کھانسی بیمار ہیں (۲) ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب محلہ دار الفضل تا حال بیمار ہیں۔ نیز ان کے لڑکے قاضی حبیب الدین صاحب بی۔ اے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۳) بابو محمد مستقیم صاحب وکیل انبالہ شہر بابو عبد الغنی صاحب اور میاں شہاب الدین صاحب انبالہ ملیریا سے بیمار ہیں نیز محمد حنیف صاحب انبالہ چھاؤنی کی اہلیہ اور بچے بیمار ہیں (۴) مرزا عبد الرحیم صاحب متعلم میڈیکل سکول امرتسر کا فسٹ پروفیشنل ایل۔ ایم۔ ایس کا امتحان ۲۴ ماہ حال سے شروع ہو رہا ہے (۵) سیدہ شمس النساء صاحبہ بنت سید تاج حسین صاحب بخاری سید انوالی سے لکھتی ہیں۔ کہ میرے بہنوئی جو پشاور چھاؤنی میں حوالدار ہیں بعارضہ بخار اور ضعف قلب بیمار اور داخل ہسپتال ہیں۔ نیز میری ماموں زاد بہن اور میرا چھوٹا بھائی منور حسین چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں میری اپنی صحت بھی عموماً خراب رہتی ہے (۶) سلطان صلاح الدین صاحب ابن ڈاکٹر گوہر دین صاحب آف برما بخار سے بیمار ہیں۔ (۷) محمد حیات صاحب گجراتی بورڈر [illegible] مدرسہ احمدیہ کا بھائی غلام محمد رانچی ہسپتال میں بیمار ہے۔ نیز قادیان کے ایک اور احمدی دوست عبد الرشید صاحب اسی ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۸) چودھری عزیز احمد صاحب سب جج کے بچے کی آنکھیں خراب ہیں۔ بچہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف لاہور کے زیر علاج ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ آنکھ خطرہ میں ہے (۹) سردار حق نواز خان صاحب قادیان چند دنوں سے ایک پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

احمدی بچو! کیا تم نے حدیث النبی اور شرائط بیعت کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے جو ۲۳ اکتوبر کو ہوگا اپنے نام بھیج دیئے ہیں؟ مہتمم اطفال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بیسویں صدی کا ایک عجوبہ

"اس بیسویں صدی کے بہت سے عجائبات تاریخ انسانی میں محفوظ رہیں گے۔ لیکن علم و سائنس کے زمانہ کا یہ عجوبہ بھی بطور یادگار کے رہے گا۔ کہ اس دور میں جبکہ انسان کے قوائے عقلیہ اپنے پورے جوبن پر تھے۔ تو اس وقت ایک غالی اور تضاد پسند فرقہ ایسا بھی تھا۔ جس نے واضح۔ اور صریح مغالطہ کو اپنا اصول اور بنیاد قرار دیا۔"

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو "پیغام صلح" نے اپنی ۷۔۱۰ ستمبر کی اشاعت میں استعارہ اور مجاز پر بحث کرتے ہوئے لکھے۔ اور جن میں اس نے جماعت احمدیہ کے اس دعوے کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نبی تھے "بیسویں صدی کا ایک عجوبہ" قرار دیا ہے مگر عجوبہ ایک نبی کو نبی کہنا نہیں۔ ہاں اس سے بڑا عجوبہ غالباً کوئی نہیں ہوگا۔ کہ ایک شخص اس مقدس انسان کو جس کے ہاتھ پر اس نے بیعت کی۔ نبی اور رسول لکھتا رہے سالہا سال لکھتا رہے، مگر پھر یہ کہنا شروع کر دے۔ کہ وہ نبی اور رسول نہیں تھا۔ کیا "پیغام صلح" کہ وہ حوالجات بھول چکے ہیں۔ جن میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار کیا ہے۔ کیا اسے یاد نہیں کہ عدالت گورداسپور میں ان کا "امیر" حلفاً کہہ چکا ہے۔ کہ مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ کیا ریویو آف ریلیجنز کے اقتباسات اس کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو وہ بیسویں صدی کے اس عجوبہ کو جو خود اس کے گھر میں ہے۔ کیوں بھول گیا۔ اور کیوں اسے جماعت احمدیہ کے افراد کا یہ عجوبہ دکھائی دینے لگا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دے رہے ہیں۔ ہم اگر اپنے آقا و مطاع کو نبی قرار دیتے ہیں۔ تو محض اس لئے کہ اس نے خود یہ دعوے کیا۔ غیر مبایعین کی طرح ہم اپنے آقا کی تعلیم کو پس پشت پھینکنے والے نہیں۔ بلکہ وہی کچھ کہتے ہیں۔ جو اس نے کہا۔ وہ خود فرماتا ہے

"ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

"ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں۔ جو توریت میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔"
(بدر ۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء صلا)

"خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے۔ گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء صنا)

"آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۵)

"خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔"
(حقیقۃ الوحی ص۱۵۰)

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

"میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل۔ اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"
(نزول المسیح صفحہ ۳۔ حاشیہ)

"یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"
(تجلیات الٰہیہ ص۹)

"میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص۴۸)

"اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر۔ اور اس کے نام محمد و احمد سے مسمّیٰ ہو کر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔" (اخبار عام ۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء)

حوالجات تو اور بھی بہت سے ہیں مگر انسان اگر فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو اس کے لئے اسی قدر حوالجات اپنے اندر نور اور معرفت کا بہت بڑا سامان رکھتے ہیں۔ اور ان کو پڑھ کر ہر انسان یہ فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ یا نہیں۔ پس بیسویں صدی کا عجوبہ یہ نہیں۔ کہ نبی کو نبی کہا جائے۔ بلکہ عجوبہ یہ ہے۔ کہ ایک قوم کا لیڈر نبوت کو تسلیم کرنے کے بعد کھلے بندوں اس کا انکار کرنا شروع کر دے۔

پھر غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ آپ مجازی نبی ہیں۔ ان معنوں میں کہ جس طرح آپ سے پہلے اولیاء و ابدال کو کمالات نبوت میں سے کچھ حصہ ملا۔ اسی طرح آپ کو بھی حصہ ملا۔ یعنی آپ اولیاء و ابدال کے زمرہ میں ہیں۔ نہ کہ انبیاء و مرسلین کے زمرہ میں۔ یہ عقیدہ بھی حیرت انگیز ہے کیونکہ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء۔ اور ابدال۔ اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی۔"
(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۲۸)

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا۔ کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے۔ اور یہ مرتبہ اُن کو نہ دیا جائے۔ تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو۔"
(تذکرۃ الشہادتین ص۴۳)

کس قدر زور کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ امت محمدیہ میں سے اور کسی کو وہ مرتبہ نہیں دیا گیا۔ جو مجھے دیا گیا ہے۔ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص ہوا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ مگر بیسویں صدی کا عجوبہ ملاحظہ ہو۔ کہ کچھ لوگ اس دنیا کے پردہ پر ایسے بھی ہیں۔ جو دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی ہر حرکت و سکون بانی سلسلۂ احمدیہ کے احکام کے مطابق ہے مگر عمل وہ کرتے ہیں۔ جو اس کی تعلیم کے خلاف ہے۔ غیر مبایعین جنہیں استعارات اور مجاز کی بھول بھلیوں سے ہی نجات نہیں ملتی۔ اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور دیکھیں کہ کس قدر سورج سے بھی زیادہ روشنی اور چمک رکھنے والے حوالہ جات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ثابت ہے۔ کیا یہ نبوت بھی مجازی قرار دی جا سکتی ہے۔ اگر قرار دی جا سکتی ہے۔ تو انہی معنوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے۔ کہ میں نے یہ مقام بہ برکت اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیا۔ نہ ان معنوں میں جو غیر مبایعین سمجھتے ہیں۔ اور جن کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے ہزاروں صفحات کر رہے ہیں۔ آپ نے بارہا لکھا۔ کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں۔ مگر غیر مبایعین کی یہ حالت ہے کہ انہیں آپ کو خدا کا نبی اور رسول قرار دینا بہت بڑا گناہ نظر آتا ہے:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شکریہ

بندہ کی اہلیہ مرحومہ کی وفات پر جس غیر معمولی ہمدردی کا اظہار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاندان اور تمام جماعت کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے میرا دل جذبۂ شکرگزاری سے لبریز ہے۔

بندہ کی اہلیہ مرحومہ کی وفات کی اطلاع جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ملی۔ تو آپ نے اسی وقت اپنا خاص آدمی بندہ کے پاس بھیجا اور دریافت فرمایا کہ جنازہ کس وقت ہوگا اس طرح بجائے اس کے کہ ہماری طرف سے جنازہ پڑھانے کی درخواست ہو۔ حضور نے خود اپنے ارادہ کا اظہار فرمایا اور جب حضور کو اطلاع دی گئی۔ کہ ابھی قبر تیار نہیں ہے۔ جنازہ ظہر کے بعد ہو سکتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر بجائے ظہر کے عصر کا وقت رکھا جائے۔ تا کثرت سے لوگ جنازہ میں شامل ہوں۔ اور اس طرح اس بات کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ مرحومہ کے جنازہ میں کثرت سے لوگ شامل ہوں۔ جنازہ پڑھنے کے بعد حضور نے نہائت مہربانی سے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور آخر وقت تک قبر پر کھڑے رہے اور آخر میں مرحومہ کے لئے دعا کر کے اور قبر پر مٹی ڈال کر واپس تشریف لائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے جب مرحومہ کی وفات کی خبر سنی۔ تو باوجود بیماری کے بندہ کے مکان پر تشریف لے آئیں۔ آپ کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی چاروں حرم محترم تھیں۔ آپ نے نہائت محبت اور شفقت سے مرحومہ کے سر اور چہرہ پر اپنے مبارک ہاتھ پھیرے اور دعا کی۔ اور اسی طرح خاندان نبوت کی دیگر خواتین اور صاحبزادیاں بھی اظہار ہمدردی اور افسوس کے لئے تشریف لائیں۔ اور بعض جو خود تشریف نہ لا سکیں۔ انہوں نے بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی اور افسوس کیا۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر محترم افراد بھی تشریف لائے۔ اور وہ افراد خاندان جو اس وقت قادیان میں موجود نہ تھے۔ انہوں نے خبر پاتے ہی نہائت ہی شفقت اور ہمدردی سے بھرے ہوئے خطوط ارسال کئے۔ اسی طرح خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول کی طرف سے خاص ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ جماعت کے باقی احباب اور خواتین بھی کثرت سے اظہار ہمدردی کے لئے تشریف لائیں۔ خواتین تو اس کثرت سے آئیں۔ کہ قادیان کا شاید ہی کوئی گھر رہ گیا ہو جس کی عورتیں اس موقعہ پر تشریف نہ لائی ہوں اس ضمن میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ بیماری کے ایام میں بھی کئی دفعہ عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اور وفات کے دن دو مرتبہ تشریف لائے۔ اور جب مرحومہ کا جنازہ میں نے زنانہ مکان سے نکالا تو سب سے پہلے کندھا دینے والے حضرت مفتی صاحب تھے۔

جس طرح مقامی جماعت نے اس موقعہ پر خاکسار کے ساتھ دلی ہمدردی کا سلوک کیا۔ ایسا ہی بیرونی احباب کی طرف سے بھی خاص ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ ہندوستان میں تو کوئٹہ سے لے کر آسام تک اور اور لداخ سے لے کر سکندر آباد تک احباب کے شفقت بھرے نامے اور تار میرے نام پہونچے۔ اس کے علاوہ سمندر پار سے بھی کئی احباب نے بذریعہ خطوط اظہار افسوس کیا۔ اور میرے بعض عزیزوں نے تار کے ذریعہ بھی اظہار ہمدردی کیا۔ جس مخلصانہ ہمدردی کے ساتھ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول اور جماعت قادیان اور بیرونی جماعتوں نے اس موقعہ پر اظہار ہمدردی فرمایا۔ اس کا ایک گہرا اثر میرے دل پر ہے اور قائم رہے گا۔ اور یہ شفقت کا احساس کبھی نہ بھولے گا۔ میں جماعت کے جذبات ہمدردی کا شکریہ پورے طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ میں اپنے دل سے ان کے لئے صرف یہ دعا کر سکتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

محترم مولوی سرور شاہ صاحب کی غیر معمولی ہمدردی اور بے حد احسان کا بھی میں بیحد ممنون ہوں۔ انہوں نے مرحومہ کے لئے خواہش کی۔ کہ ان کو قطعہ خاص میں ایسی جگہ دفن کیا جائے۔ جو ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے قریب تر ہو۔ اور وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آمدہ خطوط میں سے کچھ اقتباس یہاں پر نقل کر دوں جن میں کہ مرحومہ کے متعلق بعض خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے شفقت نامہ میں تحریر فرماتی ہیں۔ ”مرحومہ بہت نیک ہر قسم کے فتنوں سے بچ کر اور ڈر کر چلنے والی گوشہ نشین بیوی تھیں۔ اپنے گھر کے لئے ہمیشہ سایہ رحمت بن کر رہیں۔ اب انشاء اللہ خدا کے سایہ رحمت میں ہیں“

بیگم صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب اپنے محبت نامہ میں تحریر فرماتی ہیں ”چند منٹ کی ایک ہی ملاقات میں مرحومہ کا اثر میرے دل پر ایسا ہے۔ کہ ان کے لئے رؤاں رؤاں دعا گو ہے۔ کاش کہ اس فرشتہ سیرت بزرگ کی زیارت کا موقعہ زندگی میں پھر ملتا“

میرے گاؤں اورحمہ سے ایک خاتون تحریر فرماتی ہیں۔ ”بے بے صاحبہ نہائت ہمدرد دل اور نیک سیرت انسان تھیں۔ ان کی یاد ہمیں کبھی نہیں بھول سکتی۔ ان کا سلوک سب کے ساتھ نہائت مشفقانہ رہا۔ ان کی مہربانی رہ رہ کر ہمیں یاد آتی رہے گی“

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب پرنیچ آفیسر کشمیر تحریر فرماتے ہیں۔ ”مرحومہ غریبوں کی بڑی خبر گیری فرماتی تھیں۔ مجھے انہوں نے عزیزان عبد الرحمٰن عبد الرحیم و ہمشیرہ خدیجہ بیگم سلمہم اللہ تعالےٰ کی طرح پالا پوسا تھا“

میرے ان عزیزوں کو جن کو بچپن میں قادیان رہنے کا اتفاق ہوا۔ جس قدر انس اور دلی لگاؤ مرحومہ سے تھا۔ اس کا اندازہ میرے محترم دوست میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے خط سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں ”اخبار میں حضرت ام خدیجہ رضؓ کی وفات کا واقع ہونا پڑھ کر سخت صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رات کو آپ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے آپ سے وہ عرض کیا۔ جو میں نے اوپر عرض کیا ہے آپ سے گلے لگ کر افسوس کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ میرے آنسو پونچھ رہے ہیں۔ اور صبر کے لئے کہہ رہے ہیں!“

بالآخر میں اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔ کہ جس نے میری زندگی کی رفیقہ کو محض اپنے فضل اور رحم سے خاتمہ بالخیر کی نعمت عطا کی۔ اور اپنے خاص فضل اور رحم سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار سے قریب ترین جگہ جو اس وقت ممکن تھی عطا فرمائی اور اسے یہ فخر بخشا۔ کہ حضور نے ایک کثیر جماعت کے ساتھ جنازہ پڑھا۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میرے دل میں مخفی خواہش تھی۔ کہ میں اپنی رفیقۂ حیات کا نیک خاتمہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ پس جو کچھ میں نے خدا سے مانگا تھا۔ اس سے بڑھ کر خدا نے مرحومہ پر فضل کیا۔ میرا ایمان ہے۔ کہ یہ سب انعام جو مجھ پر اور مرحومہ پر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہے۔ ورنہ ہمارے اعمال اس لائق نہ تھے۔

مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی خواتین نہائت محبت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ اور یہ اسی دیرینہ محبت کا تقاضا تھا۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے مرحومہ کے چہرہ پر اپنے مبارک ہاتھ پھیرے۔ مرحومہ غریبوں پر رحم کرنے والی اور مصیبت زدوں پر ترس کھانے والی تھیں۔ وہ کسی کو بھی خالی واپس کرنا پسند نہ کرتی تھیں۔ نہائت فیاض اور مہمان نواز تھیں۔ میرے لئے تو سراسر مجسمۂ رحمت تھیں۔ جو سلوک

اور برتاؤ انہوں نے میرے ساتھ کیا۔ اس کو دیکھ کر ہمیشہ میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ خداتعالےٰ نے ان کو خاص میرے لئے ہی بنایا تھا۔ مرحومہ ہمیشہ مجھے نماز کے لئے جگاتی رہیں۔ اور اپنی اس ڈیوٹی کو اپنی بیماری کی شدید ترین حالت میں بھی ادا کرتی رہیں۔ مگر جب ان کی کمزوری اس حد تک پہونچ گئی کہ وُہ اپنی آواز مجھ تک پہونچا نہ سکتی تھیں۔ تو وُہ اپنی نواسی کو جو اُن کے بالکل قریب سوئی ہوتی تھی۔ جگاتیں۔ تاکہ وُہ مجھ کو جگا دے۔

اُن کو یقین تھا۔ کہ یہ اُن کی آخری بیماری ہے۔ اس کے بعد وُہ اس دُنیا سے رخصت ہونے والی ہیں۔ لیکن وُہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی آخری گھڑی کا انتظار کرتی رہیں۔ اپنے بچوں کو بھی صبر کی تلقین کرتے ہُوئے کہتیں۔ کہ رونا نہیں۔ صبر کرنا۔ کسی قسم کا اضطراب۔ یا بے چینی ان کی طبیعت میں نہ پائی جاتی تھی۔ اس دُنیا سے اور عزیزان سے آنے والی جدائی کے خیال پر کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ بیمار پُرسی کرنے والوں سے ان کی اس کے سوا اور کوئی درخواست نہ تھی۔ کہ میرے نیک خاتمہ اور ایمان کے لئے دُعا کرو۔ چنانچہ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ ایک عورت بیمار پُرسی کے لئے آئی۔ یہ بات ان کی وفات سے ایک ماہ قبل کی ہے۔ جاتے وقت اس نے مصافحہ کیا۔ اور دُعا کی۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو صحت دے۔ مرحومہ نے اُس کو جواب میں کہا۔ کہ میرے خاتمہ بالخیر کے لئے دُعا کرو۔ اُس نے پھر کہا۔ کہ ہاں۔ مگر ابھی آپ کی زندگی کی ضرورت ہے خدا تعالےٰ آپ کو صحت دے۔ پھر مرحومہ نے فرمایا۔ بس تم میرے ایمان اور خاتمہ بالخیر کے لئے دُعا کرو۔ پھر تیسری مرتبہ اُس خاتون نے اپنی دُعا دُہرائی۔ اور پھر مرحومہ نے اُس سے سلامتیٔ ایمان۔ اور خاتمہ بالخیر کے لئے دُعا کی درخواست کی۔

خدا تعالےٰ نے ان کو اُن کے نیک انجام کی قبل از وقت ہی خبر دے دی تھی۔ انہوں نے ایک خواب میں دیکھا۔ کہ وُہ کسی راستہ پر جارہی ہیں۔ اور سرچوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ان کو ملی ہیں۔ جنہوں نے نہایت سفید لباس پہنا ہُوا ہے۔ وُہ اُن کو اپنے مکان پر اپنے ہمراہ لے گئی ہیں۔ خاطر و مدارات کی۔ اور کھانے پینے کی بہت سی چیزیں پیش کی ہیں۔

اسی طرح اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے دیکھتی ہیں۔ کہ وُہ اپنے گاؤں میں جس کا نام بدّر ہے۔ فوت ہو گئی ہیں اور اُس وقت ان کے پاس ایک مرد بنام خدا بخش۔ اور ایک عورت طالعہ بی بی ہے وُہ خدا بخش کو کہتی ہیں۔ کہ میں نے ویر کی وصیت کی ہُوئی ہے۔ میرا جنازہ قادیان پہونچانا۔ بدّر میں فوت ہونے کی تعبیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حالت تکمیل میں فوت ہونیکی کی ہے۔ مرحومہ کے دادا نے جو ایک صالح انسان تھے۔ غالباً رمضان شریف کے آخری عشرہ کی راتوں میں جبکہ وہ اپنے کھیتوں میں کھڑے پانی دے رہے تھے۔ ایک روشنی دیکھی اور اس روشنی میں دیکھا۔ کہ فرشتے ایک پالکی اٹھائے لئے آرہے ہیں۔ اس نظارہ کے متعلق میرا یہی خیال رہا ہے۔ کہ اُنکو دکھایا گیا کہ ان کی اولاد سے ایک خوش قسمت خاتون پیدا ہوگی۔ جن کے لئے یہ مقدر تھا۔ کہ وہ نوعمری کی حالت میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں حاضر ہوئیں۔ اور اپنی ساری عمر مسیح کی بستی میں گذاری۔ اور آخر خدا کے فضل سے حضرت فضل عمر کے نماز جنازہ کا شرف حاصل کرتے ہوئے اور بہت سے بزرگوں اور خواتین کی دعائیں ساتھ لیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پہنچ گئیں۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ نے مزید احسان یہ کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور اس کے علاوہ یہ شرف بھی بخشا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ساتھ وابستگی کا فخر عطا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللّٰھم زد فزد۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر مزید احسان یہ فرمائے کہ اپنے فضل اور رحم سے انکو نیک اور پاک ذریت کی ماں بنا کر ان کی خوش قسمتی میں اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ان کی اپنی اولاد کو آخری نصیحت یہی تھی۔ کہ اتفاق سے رہنا۔ سو خدا تعالیٰ ان کو اس وصیت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین۔

ابتدائی زمانہ میں مرحومہ کو دار مسیح موعودؑ میں رہنے کا فخر حاصل ہوا۔ اوائل عمر میں ان کو ہسٹیریا کے دورے بھی ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک ان کو سخت دورہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے دعا بھی کی اور دوا بھی دی۔ مرحومہ کہا کرتی تھیں۔ کہ یہ آخری دورہ تھا جو مجھ کو ہوا۔ اور یہ بات وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان کے طور پر ذکر کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح وہ اور نشانات کا ذکر بھی کیا کرتی تھیں جو میں اس جگہ بوجہ مضمون کے لمبا ہو جانے کے نہیں لکھ سکتا۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
تیر ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر و ربّ رحیم

اللّٰھم لا تحرمنا اجرھا ولا تفتنّا بعدھا واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

اس ضمن میں میں ان احباب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے بندہ کے نواسے یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پوتے کی ولادت پر مبارکباد کے خطوط لکھے۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے حرم محترم حضرت ام طاہر احمد سلمہا ربہا کی طرف سے مبارکباد کا تار آیا۔ پس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے حرم محترم اور دیگر مقامی اور بیرونی احباب اور خواتین کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین بندہ کے مکان پر مبارکباد دینے کے لئے تشریف لائیں۔ میری ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولود مسعود کا نام لطف المنان رکھا ہے۔ احباب سے اس نومولود اور اسکی والدہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار رشید علی عفی عنہ۔
۱۱۔ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

ضروری درخواست

الفضل مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۳۰ ستمبر تک کسی تاریخ تک کو ختم ہوتا ہے۔ جو اصحاب چندہ بذریعہ محاسب بھیج چکے ہیں۔ یا جلدی بھیج دیں گے۔ ان کے وی پی روک لئے جائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ چندہ جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمانے کی کوشش کریں۔ جو اصحاب وی پی لینا نہ چاہیں۔ وہ ازراہ کرم خط کے ذریعہ اطلاع دے دیں۔ یہ نہ ہو کہ اطلاع بھی نہ دیں اور وی پی جانے کی صورت میں اُسے واپس کر دیں۔ یہ طریق فی الحقیقت بہت نقصان دہ ہے۔ جس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ وی۔ پی یکم اکتوبر کو ارسال کر دئے جائیں گے۔

مینیجر

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک عذاب ہے اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نوماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اوورسیروں کی ضرورت } پنجاب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں اوورسیروں کی ضرورت ہے جسکے لئے امیدوار اپنی عمر تعلیم اور گذشتہ تجربہ کے متعلق مفصل لکھکر پرنسپل صاحب بہادر جی۔ ایس۔ ای رسول کے نام اپنی درخواستیں بھیجدیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

استجابت دُعا اور رمضان المبارک

دعا ایک عبادت ہے اور قرب الٰہی کا بے نظیر ذریعہ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی اے رسول جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں۔ تو تو انکو کہدے کہ میں بالکل قریب ہوں اور اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ میں واقعی قریب ہوں۔ فرمایا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ دُعا کے لفظی معنے پکارنے کے ہیں۔ لیکن عرف عام میں خدا کو اپنی حاجات پورا کرنے کے لئے پکارنے کا نام دُعا ہے۔ خواہ یہ ہاتھ اُٹھا کر ہو۔ یا نماز میں۔ دُعا دوسرے وقتوں میں بھی قبول ہوتی ہے لیکن جتنی ماہ رمضان میں قبول ہوتی ہے۔ اتنی اور کسی مہینہ میں نہیں ہوتی۔ اس کی تائید اس حدیث نبوی سے بھی ہوتی ہے جو کہ ترمذی میں مذکور ہے۔ یعنی جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں۔ اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں اور جنت کے تمام دروازے کھول دئیے جاتے ہیں۔ اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے۔ کہ اے شخص جو اپنی بھلائی کا طالب ہے۔ اُٹھ کہ یہ وقت ہے کہ تیری دُعا قبول کی جائیگی۔ یہ نہیں۔ کہ یہ پہلی رات ہی کو ہو بلکہ فرمایا۔ کہ ذالک کل لیلۃ۔ کہ یہ رمضان کی ہر رات کو ہوتا ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ کتنا مبارک مہینہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود اعلان کرواتا ہے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی بندہ سچے طور پر دُعا کرے۔ اور اس کی دُعا قبول نہ ہو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ اس شخص جیسا بدنصیب کوئی نہیں جس کی خوش قسمتی سے اس کی زندگی میں رمضان آوے اور پھر بھی وہ اپنے گناہ معاف نہ کروائے۔ نیز رمضان کے متعلق فرمایا ہے کہ رمضان میں اگر کوئی خدا سے سارے گناہوں کی معافی کیلئے بھی استغفار کرے تو خدا تعالیٰ اسکی دُعا کو رد نہیں کرتا۔ پھر حدیث میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی مومن بندہ خدا کیخاطر رمضان میں راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرے تو خدا اسکے سارے گناہ بخشدیتا ہے یہ کتنا بڑا انعام ہے اور کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اس شخص کی کہ جو رمضان کے طفیل اپنے گناہ بخشوالیتا ہے۔

پس رمضان کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جسمیں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو کثرت سے سنتا ہے۔ ہمیں چاہیئے ان دنوں میں خدا سے رو رو کر اپنی کمزوریوں کو دُور کرنیکے لئے دُعا کریں کیونکہ خدا کا رحم ان دنوں جوش میں ہے۔ مخصوصاً جبکہ یہ ایام سخت کرب و بلا کے ایام ہیں۔ اور دنیا پر ایک عذاب آیا ہوا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے ان بھائیوں کیلئے بھی دُعا کریں جو کہ میدان جنگ میں ہیں تاکہ خدا تعالیٰ انہیں صحیح و سلامت واپس لادے۔ آمین۔

(خاکسار محمد اسحاق متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اخراج از جماعت کا اعلان

مستری جمیل الرحمٰن صاحب مینیجر دی جمیل سوپ فیکٹری پٹیالہ جو فضل الرحمٰن ساماوی کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ نے اپنے آپ کو موجودہ نظام قادیان سے علیحدہ کر لیا ہے۔ نیز انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق جو الفاظ اپنے ایک ٹریکٹ میں لکھے ہیں۔ ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو نظام سلسلہ سے خود علیحدہ کر لیا ہے۔

بنا بریں نظارت ہذا بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مستری جمیل الرحمٰن صاحب کے اخراج از جماعت کا اعلان کرتی ہے۔ جماعتہائے ریاست پٹیالہ و نابھہ وغیرہ خصوصیت سے نوٹ کر لیں۔ (ناظر امور عامہ)

ہندی اور سنسکرت کے فائدے

ہندوستان میں اکثریت ہندوؤں کی ہی ہے۔ ان میں تبلیغ کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے (۲) سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں باعزت مستقل ملازمت ملتی ہے (۳) تجارتی کاروبار اور دیگر معاملات میں یہ قوت بازو ہے۔ ہر طالب علم کو دس روپے ماہوار وظیفہ ملیگا۔ فیس بھی معاف۔ خواہشمند نوجوان پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے پاس اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں ۔

ہندوستان میں فسادات کی وجہ سے نقصانات کا اندازہ

کونسل آف سٹیٹ میں رہنمائے ایوان سر محمد عثمان نے ۲۲ ستمبر کو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۹ اگست کو کانگرسی لیڈروں کی گرفتاری کے بعد تباہ کاری اور بد امنی کا سلسلہ نہ صرف بمبئی میں بلکہ مدراس۔ سی۔ پی۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ اور بہار میں بھی شروع ہو گیا۔ تباہ کاروں کا رُخ زیادہ تر ریلوے۔ ٹیلیگراف ٹیلیفون ڈاکخانوں۔ تھانوں اور سرکاری عمارتوں کی طرف رہا۔ پنجاب۔ سندھ اور صوبہ سرحد خاص طور پر ان حملوں سے آزاد رہے ہیں۔

ریلوے کو جو نقصان پونچا۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ ۲۵۸ ریلوے سٹیشن تباہ کر دیئے گئے۔ ان میں سے ایک سو اسی بہار میں۔ اور یو۔ پی کے مشرق میں واقع ہیں۔ چالیس ٹرینوں کو لائن سے گرایا گیا۔ ایک ریلوے ملازم ہلاک اور بیس زخمی ہوئے ان کے علاوہ تین دوسرے سرکاری ملازم ہلاک اور تیس مجروح ہوئے۔ مسافروں میں سے ۳۰۲ زخمی اور دو ہلاک ہوئے۔ انجنوں۔ ڈبوں اور آہنی سڑک کو سخت نقصان پہنچا۔

ساڑھے پانچ سو ڈاکخانوں پر حملہ ہوا۔ پچاس کو بالکل جلا دیا گیا۔ دو سو کو سخت نقصان پہنچا۔ تار کاٹنے کی ساڑھے تین ہزار وارداتیں ہوئیں۔ ایک لاکھ روپیہ کے ڈاک کے ٹکٹ اور نقدی چرالی گئی۔ بے شمار لیٹر بکس تباہ کر دئیے گئے۔

ستر تھانوں اور چوکیوں۔ ایک سو چالیس سرکاری عمارتوں پر حملے ہوئے۔ ان میں سے اکثر کو جلا دیا گیا۔ متعدد میونسپل اور پرائیویٹ عمارتوں پر بھی حملے ہوئے۔ ڈاک۔ تار اور ریلوے کی جائیداد کو جو نقصان پونچا۔ اس کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ سے بہت زیادہ ہے۔

سی۔ پی میں سرکاری خزانوں سے ساڑھے تین لاکھ روپیہ لوٹ لیا گیا۔ اس میں سے ایک لاکھ روپیہ مل گیا ہے۔ یو۔ پی میں ایک ڈاکٹر کی دوکان کو تباہ کر دیا گیا۔ اسے دس ہزار روپیہ کا نقصان پہنچا۔ دہلی میں عمارات کو جو نقصان پہنچا۔ اس کی مالیت کا اندازہ آٹھ لاکھ ۸۶ ہزار چھ سو ایک روپیہ ہے۔

حکومت نے جو انسدادی تدابیر اختیار کیں۔ ان کی وضاحت بیان کرتے ہوئے سر محمد عثمان نے کہا۔ کہ اجتماعی جرمانوں کے آرڈیننس کو حرکت میں لایا گیا۔ خبروں کی اشاعت پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ پولیس نے بلوائیوں کے ہجوم پر گولی چلائی جس سے ۳۹۰ ہلاک اور ۱۰۶۰ مجروح ہوئے پولیس والوں میں سے ۳۲ ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔

ساٹھ مقامات پر فوج طلب کرنی پڑی۔ فوج کی آتشباری سے ۳۳۱ ہلاک اور ۱۰۹ مجروح ہوئے۔ گیارہ فوجی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ طلایہ گردی اور دیکھ بھال کے لئے ہوائی جہاز بھی استعمال کئے گئے۔ تباہ کاری کی وارداتوں کے ارتکاب میں مسلمانوں اور اچھوتوں نے کوئی حصہ نہیں لیا۔

تلاش گمشدہ

محمد اسمٰعیل ولد جھنڈا عمر ۲۲ سال محلہ دارالرحمت قادیان

جس کو دماغی فتور کی بھی شکایت ہے۔ قد لمبا جسم دبلا۔ رنگ پختہ۔ اوپر کا ایک دانت آگے کو نکلا ہوا۔ چند روز سے غائب ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ چلے تو نظارت امور عامہ میں رپورٹ کرے۔ اگر کوئی صاحب اسکو قادیان پہنچا دیں تو ان کے آنے جانے کا کرایہ بھی دے دیا جائیگا۔

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۲۱۳ منکہ عبدالرحمٰن ولد مستری علیم اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ لوہار عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/-/۴۶ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ عبدالرحمٰن۔
گواہ شد:۔ مستری علیم اللہ والد موصی۔
گواہ شد:۔ عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۶۲۵۴ منکہ مستری علی محمد ولد میاں جمال دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ لوہارا عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن منڈی وار برٹن ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اسوقت میرا گذارہ صنعت وحرفت پر ہے۔ اس کام میں میری اوسطاً ماہوار آمدنی اسوقت مبلغ پانچ روپے ہے۔ میں اس آمدنی میں سے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی آمدنی سے حصہ وصیت انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرکے رسید حاصل کرلیا کروں گا۔

میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ علی محمد بقلم خود محلہ دار الفتوح۔ گواہ شد:۔ منشی محمد ابراہیم
گواہ شد:۔ محمد شاہزادہ خان مولوی فاضل قادیان ✦

نمبر ۶۲۵۵ منکہ عبدالقدیر ولد مولوی عبدالحق صاحب بدوملوی قوم راجپوت کچھی پیشہ ملازمت فوجی عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف اس تنخواہ پر گزارہ ہے۔ جو مع الاؤنس کلاگی مجھے ملٹری سروس سے ملتا ہے۔ اسوقت اس کی مقدار ۶۲/۵ روپے ماہوار ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی زندگی میں اگر میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تصور ہوگی۔ اور ماہواری آمدنی یا دیگر جائیداد کے دسویں حصہ کی رقم جو اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد انجمن مذکور کو میری جائیداد متروکہ سے وصول کرنے کا حق ہوگا۔ میرے ورثاء کو انکار نہیں ہوگا۔
العبد۔ عبدالقدیر معرفت مولوی غلام احمد صاحب تاجر بدوملوی قادیان۔ گواہ شد غلام حسین لائبریرین۔ گواہ شد۔ غلام احمد مولوی فاضل بدوملوی ✦

نمبر ۶۲۵۶ منکہ شیر علی ولد سیٹھ علی محمد صاحب قوم خوجہ پیشہ تاجر تاریخ بیعت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء ساکن کلواہ ڈاکخانہ ٹھٹانہ ضلع بمبئی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت میری تجارتی مال ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ اور آمدنی ماہوار قریباً یکصد روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد شیر علی علی محمد۔ گواہ شد محمد ظفر الاسلام بقلم خود بمبئی گواہ شد۔ عبداللطیف بقلم خود۔ گواہ شد عطر دین بقلم خود ✦

نمبر ۶۲۵۷ منکہ محمد اسحاق ساقی ولد چوہدری احمد حسین صاحب قوم ورک پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن آنبہ ڈاکخانہ ہوٹیکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۲/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں حصول تعلیم کے لئے مجھے اندازاً تیس روپے سالانہ ملتے ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اسپر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا جو رقم میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کے حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا کی جائیگی۔ آئندہ جو جائداد بناؤنگا اسکی باقاعدہ اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ✦ العبد محمد اسحاق ساقی متعلم جامعہ احمدیہ مولوی فاضل
گواہ شد:۔ سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ آنبہ۔ گواہ شد۔ چوہدری احمد الدین والد موصی نشان انگوٹھا ✦

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں، بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس!
ریل کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لیجانا
یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لے جانا بند کر دیا جائے گا۔ بنابریں موٹر گاڑیاں جو ڈھکے ہوئے موٹر وین میں بار رسانی کیلئے پیش کی جائیں گی۔ مال گاڑیوں کے ذریعہ لے جائی جائیں گی۔ مکمل تفصیلات متعلقہ شرح وشرائط اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔
جنرل منیجر

آپکو لڑکے کی خواہش ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینے سے فضل الہٰی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام
ہمدرد نسواں
ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سرمہ مبارک ککروں۔ آشوب چشم وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی تولہ ۸/ ۳ ماشہ ۱۲/
رفیق نسواں حیض کی تکلیف اور کمی کا حتمی علاج قیمت یکصد قرص تین روپے بارہ آنہ ۵۰ قرص دو روپے
پتہ:۔ منگوانیکا دواخانہ نور الدین قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ مڈغاسکر کے صدر مقام پر برطانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ کل رات وہاں کے فرانسیسی ریڈیو پر فوراً گانا بند ہو گیا۔ اور یہ آواز آئی۔ کہ میں انگریزی بول رہا ہوں۔ وہاں حالات سب ٹھیک ہیں۔

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ اتحادی طیاروں نے العلمین سے بن غازی تک چھ سو میل سے زیادہ لمبے ساحلی علاقہ پر چھاپے مارے۔ سہ شنبہ کی رات کو بن غازی پر حملہ کیا گیا۔ دو جہازوں پر نشانے لگے۔ ایک میں تو آگ بھڑک اٹھی۔ اور دوسرا زور کے دھماکے کے ساتھ اڑ گیا۔ بندرگاہ پر بھی بمباری کی گئی۔ اور گھاٹ کے قریب بم پھٹتے دیکھے گئے۔ طبروق میں بھی جہازوں اور بندرگاہوں پر حملہ کیا گیا۔ تین جگہ آگ لگ گئی اور ایک بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔ الضابہ اور مرسا مطروح کے درمیان چار ہوائی میدانوں پر حملے کئے گئے۔ اور وہاں کھڑے ہوئے ہوائی جہازوں کے پرخچے اڑ گئے۔ باردیہ میں دشمن کی فوجی لاریوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔ ان حملوں میں کسی اتحادی جہاز کا نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جنگی سامان سے بھرے ہوئے جہازوں کا ایک بڑا قافلہ روس کی شمالی بندرگاہوں میں پہنچ گیا ہے۔ رستہ میں دشمن کی آبدوزوں اور ہوائی جہازوں نے اس پر بہت سے حملے کئے۔ مگر بہت تھوڑا نقصان پہنچا سکے۔ چونکہ دشمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اس لئے نقصان کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اس بارے میں جرمن دعوے سراسر بے بنیاد ہیں۔ اس قافلہ میں امریکہ اور برطانیہ کے بہت سے تجارتی جہاز شامل تھے۔ قافلہ کی حفاظت کرنے والے جنگی جہازوں میں سے بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچا۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ آدھی رات کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کے گلی کوچوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شمال مغربی محاذ پر روسیوں کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وہ دشمن کی فوج کے دستوں پر حملے کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں روسی بڑے قسم کے ٹینک استعمال کر رہے ہیں۔ ایک جگہ دشمن کو تین میل پیچھے ہٹا دیا گیا۔ تین روز ہوئے گروزنی کی طرف پیشقدمی کے لئے جرمنوں نے جو حملہ کیا تھا۔ وہ ناکام رہا ہے۔ اور روسیوں نے انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیا ہے۔ شمالی علاقہ میں جھیل المن کے محاذ پر بھی روسیوں کو کامیابی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندے مسٹر وینڈل ولکی نے کل موسیو سٹالن سے ملاقات کی دو گھنٹے بات چیت جاری رہی۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف بھی موجود تھے۔

چنگنگ ۲۴ ستمبر۔ چینی فوجیں صوبہ چکیانگ کے صدر مقام کنہوا کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور لونگیانگ کے سوا تک جا پہنچی ہیں۔ یہ جگہ جاپانیوں کے لئے بہت اہم ہے۔ کیونکہ یہیں سے ان کو کمک اور رسد پہنچتی ہے۔ چینی فوجیں لاچی پر بھی زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جاپانیوں نے صوبہ شانسی کے جنوب مغرب میں ایک بڑا حملہ شروع کیا ہے۔ چینی ڈٹ کر اس کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کل بمبئی میں سیواجی پارک میں ایک ہجوم نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ چار پولیس افسر اور آٹھ سپاہی مجروح ہوئے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ پونا اور احمد آباد وغیرہ میں گنپتی کے جلوس امن سے گزر گئے۔ ضلع سہارنپور میں سترہ بلوائیوں نے جن کا لیڈر ایک مشہور بدمعاش تھا۔ ایک تھانہ پر حملہ کر دیا۔ گولی لگنے سے ایک سپاہی ہلاک ہو گیا۔ کلکتہ میں راش بہاری ایونیو میں ایک ٹرام کار کو آگ لگا دی گئی۔ مگر پولیس نے اسے جلد بجھا دیا۔ منشی گنج سب ڈویژن میں ایک سب پوسٹ آفس پر حملہ کر کے ریکارڈ جلا دیا گیا۔ اور ٹیلیگراف کے آلات کو نقصان پہنچایا گیا۔ کراچی میں کالجوں پر پکٹنگ کے بارہ میں جو الجھن پیدا ہو چکی ہے۔ وہ ابھی دور نہیں ہوئی مسلم طلباء کی فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جماعتوں میں جانے کا حق منوانا چاہتی ہے۔ گیا میں جو میلہ ہو رہا ہے اس میں شامل ہونے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تا جنگی ٹریفک میں روک نہ ہو۔ یہ پابندی اس ماہ کے آخر تک رہے گی۔ ضلع جیسور میں ایک ہجوم نے ایک ریلوے سٹیشن کو آگ لگا دی۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ جاپانی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک مشہور جاپانی جرنیل برما کے شہر اکیاب میں مارا گیا ہے۔ اس نے لڑائی میں سات تمغے حاصل کر رکھے تھے۔ جاپانی ریڈیو نے یہ بھی انکشاف کیا ہے۔ کہ ملایا میں ایک سازش پکڑی گئی ہے۔ جس کا مقصد بڑے بڑے جاپانی افسروں کو قتل کرنا ہے۔ کئی کمیونسٹ گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ اور کئی ایک کو قید کی سزائیں دی گئی ہیں

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ کل رات اتحادی دستوں کی گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ ایک اطالوی چوکی پر برطانی فوج نے قبضہ کر لیا۔ یہ ایک نخلستان تھا جس پر کئی روز لڑائی ہوتی رہی۔ یہاں دشمن کے ذخائر وغیرہ تباہ کر دیئے گئے۔ اور اس کے بعد ہماری فوجیں واپس آگئیں

کراچی ۲۳ ستمبر۔ سندھ میں نرخوں کے چیف کنٹرولر نے حکم دیا ہے۔ کہ ریل کے ذریعہ دس سیر سے زیادہ کھانڈ بغیر پرمٹ حاصل کئے ایک سے دوسری جگہ نہیں لے جائی جا سکتی۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ کل رات بحیرہ اسود کی ایک بندرگاہ سے روسی دستوں نے نوووروسک پر چھاپہ مار کر جرمن دستوں کو بہت نقصان پہنچایا۔

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر یہاں سے قریب ہی ایک جگہ دیسی بموں اور پستولوں وغیرہ سے مسلح ایک ہزار اشخاص نے پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ مگر پولیس نے گولی چلا کر اسے منتشر کر دیا۔ کئی بموں پر قبضہ کر لیا گیا۔ ضلع ڈھاکہ میں ایک ڈاکخانہ کو بھی آگ لگا دی گئی۔ صوبہ بمبئی میں بھی ایک پولیس سٹیشن پر حملہ کیا گیا

لنڈن ۲۳ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن طیارے سٹالن گراڈ پر خوفناک بمباری کر رہے ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ شہر کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ سکول، کالج۔ مکانات کھنڈرات کا ڈھیر ہو چکے ہیں۔ روسیوں کو یقین ہے۔ کہ سٹالن گراڈ ان کے ہاتھ سے نہ جائے گا۔

چنگنگ ۲۳ ستمبر۔ چین کے ایک فوجی ترجمان کا بیان ہے۔ کہ قریباً ایک ڈویژن جاپانی فوج برما کی سرحد سے پار مغربی چین میں نقل و حرکت کر رہی ہے اور اب معلوم ہوتا ہے کہ چکیانگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جاپانی فوج کا ایک دستہ فرانسیسی ہند چینی سے دریائے سالوین کے ساتھ ساتھ پائیشا تک پہنچ گیا ہے

دہلی ۲۳ ستمبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں سر محمد عثمان نے بتایا کہ کانگریس کی پیدا کردہ شورش کے سلسلہ میں پولیس اور فوج کو دہلی میں ۲۷ بار گولی چلانی پڑی ہے مگر تیس سے زیادہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد ۴۵ ہے۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ دیال سنگھ ڈی اے وی اور سناتن دھرم وغیرہ کالجوں میں پوری طرح کام شروع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ طلباء کی ایک خاصی تعداد غیر حاضر ہے۔ اور وہ میٹنگیں کر کے فیصلہ کر رہے ہیں کہ کام شروع کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ ڈی اے وی کالج کے پرنسپل نے اسے تین روز کے لئے بند کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

استنبول ۲۳ ستمبر ترکی میں رہنے والے تمام اطالوی باشندوں کو ترکش گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ دو ماہ کے اندر اندر ترکی میں واپس آجائیں۔ انہیں لام بند کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں سوالات کے وقت گورنمنٹ کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک جنگ کے مختلف محاذوں پر ۸۳۸۸ ہندوستانی سپاہی ہلاک زخمی و لاپتہ ہیں۔

بالور گھاٹ (بنگال) ۲۴ ستمبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس آتشیں اسلحہ یعنی بندوقیں وغیرہ ہیں۔ وہ انہیں فوراً سرکاری مال خانہ میں داخل کر دیں

بمبئی ۲۳ ستمبر یہاں کے چرچ گیٹ ریلوے سٹیشن پر ایک گاڑی کھڑی تھی۔ کہ سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں رات کے وقت بم پھٹا۔ گدوں وغیرہ کو آگ لگ گئی سٹیشن کا عملہ دھماکہ کی وجہ سے موقعہ پر پہنچ گیا۔ اور آگ کو بجھا دیا گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں بمبئی میں بم پھٹنے کی یہ دوسری واردات ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت جرمنی میں پولینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ اور یونان وغیرہ ممالک کے ساٹھ لاکھ غیر ملکی مزدور کام کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ جرمنی میں اتحادیوں کا ففتھ کالم ہیں۔ اور جرمن اخبار بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کسی وقت جرمنی کے لئے مصیبت کا باعث بن سکتے ہیں۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ چین کی اسلامک فیڈریشن کے نمائندہ شیخ عثمان وو دہلی سے یہاں پہنچے ہیں۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ سنٹرل اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ مسٹر نیوگی نے تحریک کی تھی۔ کہ فوج اور پولیس کے خلاف پبلک کے ساتھ نامناسب سلوک کے الزامات کی تحقیقات کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے۔ اس پر اب بجٹ سیشن میں بحث ہو گا۔ لا ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ کی اطلاع یہ ہے۔ کہ پولیس اور فوج نے اپنا فرض بہت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ملکی حالات پر بحث ختم ہو گئی

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ بعد دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ میں دشمن کے بہت سے حملوں کو روک دیا گیا ہے۔ روسی ٹینکوں نے دشمن کو ایک قلعہ بند سے باہر نکال دیا۔ شمال مغرب میں کل دشمن نے اتنا بڑا حملہ کیا۔ کہ پہلے کبھی نہ کیا تھا۔ مگر اس کے چار سو ٹینکوں میں سے ۴۴ تباہ ہو گئے۔ گروزنی کے تیل کے چشموں کی طرف بھی جرمن پیشقدمی رکی ہوئی ہے اور ابھی اس سے پچاس میل دور ہیں:

بسنت مالتی رس:۔ تپ دق۔ پرانے بخار کی خاص دوا ہے۔ اسہال کو روکتا ہے۔ اور ہر قسم کے ضعف کو دور کرتا ہے۔ بارہ روپے تولہ۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی